میرا مذہب: حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

پوچھا ''آپ بریلوی ہیں یا دیوبندی؟'' عرض کیا ''بریلی اور دیوبند ہندوستان کے دوشہروں کے نام ہیں، نہ میں نے دیکھے نہ میرے باپ نے۔'' اور شہروں کے نام پر کبھی مذہب نہیں بنا کرتے۔ اگر ایسا ہوتا تو میرے جیسے لوگ بریلی اور دیوبند میں بند ہونے کی بجائے مکّی یا مدنی کہلاتے۔ مکّی مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب شہروں کے نام پر کیا کوئی مذہب بنا؟ جھنگ سے بھکر جاتے ہوئے ہرنولی موڑ سے پپلاں (لیاقت آباد) گورنمنٹ کالج جاتے ہوئے میرے رفیق سفر دونوں ساتھیوں نے اپنے سوال کا یہ جواب پا کر خوشگوار حیرت کا اظہار کیا...... میں نے عرض کیا حدیث پاک میں سنّت نبوی اور جماعتِ صحابہ کی پیروی کا حکم آیا ہے اور اسی کو مذہب اہل سنت و جماعت کہا اور لکھا گیا۔ اسلام کے موٹروے (صراط مستقیم) کی چار رویہ متوازی سڑکیں مکّہ و مدینہ سے نکلیں۔ میدانِ حشر میں مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں کوثر پی کر جنت الماٰویٰ پر ختم ہوں گی۔ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی۔ یہی چار بڑی سڑکیں ہیں مگر یہ سب ہیں اہل سنت والجماعت......

میدانِ عرفات میں آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام کو اپنا وصی بنایا اور حکم دیا تھا ''فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنكُمُ الْغَائِبَ'' تم لوگ جو حاضر ہو، اُن تک جو حاضر نہیں میرے احکام، میری سنتیں پہنچاتے چلے جانا۔ جبریل امین وحی لے کر پہنچے، رب ذوالجلال نے مہر خاتمیت ثبت فرمادی۔ ''آقا خاتم النبین خاتم المعصومین، تم سب خاتم الاصحاب، تمہارا دین خاتم الادیان'' ''یہ دین جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا یہ دین تمہارا ہے۔ تم پر دین کی تکمیل اور نعمتِ ربِّ جلیل کا اتمام ہوگیا۔''

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کی اولادیں دین لے کر مکہ و مدینہ سے نکلیں اور اس وقت کی دنیا کے آخری گوشوں تک لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه. کے جھنڈے گاڑ دیے۔ جہاد اور تبلیغ کے کئی رنگ سامنے آئے۔ ایک رنگ اقدامی جہاد کا تھا لوگوں کو باطل مذاہب کے جَور سے عدلِ اسلام کی طرف نکالنا۔ اقدامی جہاد میں بھی پہلے دعوتِ اسلام دی جاتی تھی۔ اس انداز میں پہلے جزیرۂ عرب پھر اُس زمانے کی سپر طاقتیں ہرقل، قیصر، کسریٰ، خاقانِ چین پھر شاہانِ سپین و فرانس تک پر اسلامی رنگ چھا گیا۔ اگر مشیتِ الٰہی کو منظور ہوتا تو ابن قاسم ثقفی، قُتیبہ بن مسلم باہلی، موسیٰ بن نُصیر، طارق بن زیاد اور ان کے ساتھیوں کے ہاتھوں تمام باطل ادیان انجام کو پہنچ جاتے مگر...... ''آتش کرا بسوز دگر بوجہل نہ باشد''۔

جہاد وقتال کو قیامت تک باقی رکھنا منظور تھا۔ دامن نہ پھیلانے والوں، حق سے اعراض کرنے والوں کو محروم القسمۃ بنا کر یہود ونصاریٰ اور ان کے ملحد حامیوں کے ذریعے دوزخ کا پیٹ بھی تو بھرنا تھا۔ خالق نے اپنی مخلوق کے پیٹ بھرنے کا بندوبست بھی تو کرنا ہے۔ جہنم بھی اس کی مخلوق ہے جو هَلْ مِنْ مَزِيد Do more کے آوازے لگا رہی ہے۔

اللہ ہم کمزوروں کو اپنی رحمت سے اپنی عالمینی رحمت کے سبب محفوظ رکھے۔ (آمین)

اسلام کا دوسرا رنگ علمِ دین تعلیم وتعلّم تھا، جس کے لیے مکّہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، بغداداس کے بعد اندلس کے کئی بڑے شہر پھر خراسان، تاتارستان کے بڑے بڑے شہر مثل بخارا، نیشاپور، شیراز، ہرات کے ساتھ ساتھ برصغیر پاک وہند کے دسیوں شہر دہلی، دیوبند، بریلی، پانی پت، لاہور، ملتان اور کئی دوسرے مرکز رشد وہدایت بنے۔ یہ باتیں اہل علم پر مخفی نہیں۔

ایک تیسرا رنگ تلاوتِ قرآن...... یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیَاتِہٖ...... ہر اہلِ علم اور اہلِ فہم وفکر کو تدبر کی دعوت اور مقابلے کا چیلنج دینے والا قرآن اور اس کی تلاوت۔ اس کا پہلا مرکز تو مکّہ اور مدینہ ہی تھا تاہم نبیِ کائنات رسول آخر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ لازوال معجزہ بھی کائنات کے لیے الیٰ یوم المیقات تھا۔ کوفہ ''بصرہ'' بغداد مصر سے ہوتا ہوا ہندوستان کے شہروں میں پہنچا...... پانی پت ہندوستان کا ایک معروف شہر تھا جہاں اطلاع ملی کہ فرنگ بدرنگ نے اہل جہاد سے تنگ آکر قرآن کو دنیا سے ناپید کرنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ جہادی آیات کے منظر عام سے ہٹ جانے پر جہاد ختم ہوجائے اور انگریز کا قبضہ اسلامی مقبوضات پر روز افزوں ہوسکے۔ حفظ القرآن کے ایک چھوٹے سے مدرسہ میں بھی یہ اطلاع پہنچی کہ انگریز قرآن پاک کے نسخے دھڑادھڑ خرید رہا ہے۔ سازش سمجھ میں آگئی۔ فراستِ مومن کے حامل استاد نے انگریز کو مدرسہ آنے کی دعوت دی۔ قرآنِ مقدس کا نسخہ انگریز کے سامنے رکھا، ایک نوعمر نابینا طالب علم (مستقبل کے قاری فتح محمدؒ) کو بلا کر مختلف مقامات سے قرآن کسی حرف کی تبدیلی کے بغیر ازبر سنوادیا۔ انگریز حیرت میں گم تھا'' کاغذ والے مصاحف تو غائب کردیں گے یہ سینوں والے قرآنوں کا کیا کریں گے۔'' انگریز نے اپنی مکار سرشت سے پالیسی بدلی، لارڈ میکالے کا نظام تعلیم نافذ کیا۔ منسوخیٔ جہاد کے لیے پنجابی نبی مرزا قادیانی کھڑا کیا...... فراستِ مومن بھی کہاں پیچھے رہتی، نانوتہ کے صدیقی خاندان کے سپوت محمد قاسم نے میزبان رسول ابوایوب انصاری کے فرزند دلبند گنگوہ کے رشید احمد سے مشورہ کر کے ایک چھوٹے سے قصبہ دیوبند میں فرنگِ بدرنگ کے مقابلہ کے لیے ایک چھاؤنی کی بنیاد رکھی جس کا نام دارالعلوم تھا۔ انگریز بھی سویا ہوا نہیں تھا، ۱۸۵۷ء میں سیکڑوں علما اور ہزاروں عاشقانِ رسول کو پھانسی پر شہید کر کے بھی اس کے سینے کی جلن ٹھنڈی نہیں ہوئی تھی...... اس نے پینترا بدلا، پراپیگنڈا تو ہمیشہ باطل کا بہترین ہتھیار رہا ہے۔ اہل حق علما پر وہابی، دیوبندی، گستاخِ رسول کا ٹھپہ لگوایا۔ کچھ علما کو غلط رپورٹیں دے کر اور کچھ نام نہاد علما کو پاؤنڈ اور ڈالر کی چمک سے تسخیر کیا۔ اہل حق علما اور مجاہدین پر گستاخی کے فتوے لگوائے۔

اسلام کا ایک اور رنگ تزکیہ وتصوف تھا وَ یُزَکِّیۡھِمۡ کی شانِ نبوت کا اظہار...... سرزمین پاک وہند میں سیکڑوں اولیا کرام اس رنگ میں آئے۔ اکثر اصحابِ رسول ہی کی اولاد میں سے تھے۔ عجیب بات یہ ہے کہ کسی عالم، بزرگ، مجاہد حتیٰ کہ کسی صحابی یا تابعی کے نام کی نسبت سے، کسی شہر کے نام پر کوئی مذہب نہ بنا۔ محدثین، مفسرین، فقہا وصوفیا سے نسبت کے باوجود کوئی شہر یا بستی اور قصبہ کسی مذہب ومسلک کی نشانی نہ بنا پھر بانس بریلی اور دیوبند کے نام پر دو مذہب کیسے وجود میں آگئے؟

سید علی ہجویری خواجہ گنج بخش، معین الدین چشتی، بختیار کاکی، فرید الدین گنج شکر، ان کے بھانجے صابر کلیری، حاجی امداد اللہ چشتی تھانوی مہاجر مکی، ان کے خلیفہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی اور اشرف علی تھانوی، نظام الدین اولیا،

بہاؤالدین زکریا، رکن عالم عثمانی ملتانی، سلطان باہوحتی کہ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالحق، شہاب الدین سہروردی اور پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہم اللہ صرف چند ایک معروف اولیا اللہ کے نام ہیں۔ ان کے مسکن، جائے پیدائش یا جائے وفات کو مذہب کی بنیاد نہ بنایا گیا۔

میزبانِ رسول سیدنا ابو ایوب انصاریؓ کی اولاد خلیل احمد سہارنپوری، رشید احمد گنگوہی پھر علامہ عبدالحق حقانی، عبدالشکور فاروقی لکھنوی، محمد الیاس صدیقی، محمد ادریس کاندھلوی، محمد قاسم نانوتوی، محمود حسن اموی، رحمت اللہ کیرانوی، نعیم الدین مرادآبادی، رائے پور کے شاہ عبدالرحیم کشمیر کے علامہ انور شاہ، شیراز کے حافظ اور سعدی، نیشاپور کے مسلم، بخارا کے محمد اسماعیل، اندلس کے شیخ عبداللہ، میرٹھ کے سید بدر عالم ملتان کے سید نورالحسن بخاری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، گولڑہ کے پیر مہر علی شاہ، ندوہ کے سید سلیمان ندوی، شبیر احمد عثمانی، ظفر احمد عثمانی، کندیاں کے خواجہ خان محمد رحمہم اللہ...... بلا ترتیب افضل ومفضول چند ایک جبال علم وتقویٰ کے نام گنوائے ہیں۔ کسی بھی عالم، فقیہ، محدث، مفسر اور سرتاج اولیا کے نام سے کسی شہر کے نام پر مذہب بنا؟ کیا سمجھے؟ یہی ناں کہ جب فرنگِ بے ننگ نے اپنا رنگ نہ جمتے دیکھا تو غلط فہمیاں پیدا کر کے ایک دوسرے پر فتوے لگوائے......مگر نتیجہ؟ جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس ختم نبوت کے تحفظ کی بات آئی تو مفتی محمود، شاہ احمد نورانی، عبدالستار نیازی، عبدالقادر روپڑی اور سید محمد یوسف بنوری اکٹھے نظر آئے! حبِ رسول کا تقاضا ہوا، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی و مکانی اور ختم المعصومین کی بات ہوئی تو غازی علم الدین، غازی عبدالقیوم، غازی حق نواز، غازی عامر چیمہ اور غازی ممتاز قادری بلا امتیاز کسی مذہب ومسلک کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس پر جانیں وارتے نظر آئے...... مجھے خوشی ہے میرا مذہب حق ہے۔ میرا مذہب حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حبِ اہل بیت وآل واصحاب رسول علیہم الرضوان الی یوم المیزان۔

بقول انجم نیازی:

آپ کے قدموں پہ سر رکھنا میری معراج ہے
آپ کا نقش کفِ پا میرے سر کا تاج ہے

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان
29 ستمبر 2011ء
جمعرات بعد نماز مغرب
ابن امیر شریعت
حضرت پیرجی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
061-4511961